نو سالہ ماں

حافظ محمد اقبال زگرنی مانچسٹر

ترکی میں ایک نو سالہ لڑکی نے ایک صحت مند بچے کو جنم دیا ہے۔ نو عمر ماں کے ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ زچہ و بچہ ٹھیک ہیں۔ اس لڑکی نے مغربی شہر افیاں میں آپریشن کے ذریعے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک انٹرنیشنل میڈیکل لٹریچر کی لسٹ کا تعلق ہے دنیا کی نو عمر ترین ماں کی عمر پانچ برس ہے تاہم ترکی کے ریکارڈ کے مطابق اس سے قبل ملک کی نو عمر ماں کی عمر بارہ سال تھی۔ لڑکی کو جب ہسپتال لایا گیا تو وہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی۔ (جنگ لندن ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء)

قارئین کرام نے پہلے بھی یہ خبریں پڑھی ہوں گی کہ ماریلا ایلا نے نو سال کی عمر میں (جنگ ۱۰ اپریل ۸۹ء) اور مارتھا نے بھی نو سال کی عمر میں لڑکی کو جنم دیا تھا — (ملت لندن ۱۲ جنوری ۹۸۹ء) اور مذکورہ خبر میں بھی یہی ہے پھر اسی میں "نو عمر ترین ماں کی عمر" بھی پیش نظر ہے۔

یوں تو ماریا۔ مارتھا اور مذکورہ لڑکی کا دنیا کی کم سن ماں بن جانا ایک عجوبہ سے کم نہیں اور کئی لوگ اسے تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے لیکن یہ واقعہ خواہ کتنا ہی عجیب و غریب کیوں نہ ہو چونکہ وجود میں آ چکا ہے اس لیے ہر خاص و عام، دانشور و مفکر اس کی سچائی و اصلیت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا اور کسی کی زبان پر یہ نہیں آتا کہ یہ کیونکر اور کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک نو سالہ لڑکی صحت مند بچے کو جنم دے دے لیکن ہمارے معاشرے کے یہی عاقل و دانشور، مفکر و محقق کتب احادیث میں جب یہ پڑھتے ہیں کہ:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجها وھی بنت ست سنین وادخلت علیه وھی تسع ومکثت عندہ تسعا۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۷۱)

(ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا جب آپؓ چھ سال کی تھیں اور جب آپؓ کی رخصتی ہوئی تو آپؓ نو سال کی تھیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں نو سال رہیں۔

تو بجائے یہ دانشور و مفکر نہ صرف حضرات محدثین کو برا بھلا کہہ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں بلکہ خود حدیث پاک پر سے بھی بے اعتمادی پیدا کرنے کے لیے کافی حد تک معروف جہاد ہو جاتے ہیں حالانکہ نو دس سال کی عمر میں شادی کا ہونا کوئی معیوب نہیں۔ خود بانی پاکستان جناب محمد علی جناح صاحب کے بارے میں لکھا ہے کہ:

نو عمر جناح لگ بھگ ۱۵ سال کے تھے

اور دلہن ۹-۱۰ سال کی۔ (جنگ لندن ۱۳ مارچ ۹۰ء)

سو امر واقع یہ ہے کہ صحیح البخاری کی مذکورہ روایت جعلی اور موضوع نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین و محدثین و فقہاء کرامؒ نے اس روایت کی روشنی میں بہت سے مسائل و احکام اخذ کیے جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان حضرات گرامی قدر کے نزدیک یہ روایت صحیح اور مبنی بر حقیقت ہے لیکن برا ہو عقل کے ترازو پہ ہر چیز تولنے والوں کا کہ انہوں نے جہاں اور بہت سے عقائد و مسائل پہ طعن و تشنیع کے نشتر چبھوئے انہیں میں سے (باقی صفحہ ۱۴ پر)